میثم قادری

عرفانِ ہدایت

ازافادات

امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ ضیائیہ ○ بوہڑ بازار۔ راولپنڈی
فون 552781

عرفانِ ہدایت

ازافادات

امام اہلسنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبۂ ضیائیہ ○ بوہڑ بازار۔ راولپنڈی فون 552781

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(۱) میلاد شریف

محفل میلاد اُس کا نام ہے کہ مسلمانوں کو حضور پُر نور محبوب رب العالمین شفیع المذنبین خاتم النبیین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بیان ولادت و فضائل بسلسلہ در نعیہ اُنہیں سنائے جائیں اور اس کا جواز قرآن پاک سے ثابت ہے قَالَ اللّٰہُ تعَالٰی جلت آلاوٗہ لقد جاء کم رسول من انفسکم عزیز علیہ ماعنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم۔ ترجمہ:۔ ضرور بے شک تشریف لائے تمہارے پاس نہایت عزت و عظمت والے رسول جن پر وہ بات بہت گراں ہے جو تمہیں مشقت میں ڈالے اور جو بہت زیادہ تمہاری بھلائی چاہنے والے ہیں اور مسلمانوں پر بڑی مہربانی فرمانے والے اور رحیم ہیں۔ و قال اللہ تعالیٰ قد جاء کم من اللہ نور و کتب مبین، ترجمہ تحقیق جلوہ فرما ہوا تم میں اللہ کی جانب سے نور اور روشن کتاب

وقال اللہ تعالیٰ لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم

الآیہ - بے شک ضرور اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں پر احسان فرمایا کہ اُن میں ایک عظمت والا رسول انھیں میں سے مبعوث فرمایا۔ ان آیات کریمہ نے صاف فرمادیا کہ حضور کی تشریف آوری وہ نعمت ہے جس کا مولیٰ تبارک وتعالےٰ مسلمانوں پر احسان جتاتا ہے اور اُس کی نعمت کا ذکر اور چرچا کرنا اُس کو مرغوب ومحبوب ہے خود فرماتا ہے عظمت نعماوہ واما بنعمت ربك فحدث یعنی اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو پس یہ امر قرآن پاک ہی سے ثابت ہے کہ حضور پرنور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت پاک کا ذکر کرنا عین مطلوب الٰہی ہے۔ رہا چند آدمیوں کا آواز ملا کر نعت پڑھنا یہ بھی حدیث سے ثابت۔ غزوہ احزاب میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے آواز ملا کر آقا ومولےٰ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اقدس پڑھی ہے اور حضور نے اُن کی جاں نثاری ملاحظہ فرماکر دعائیں دی ہیں۔ عمدہ فرش بچھانا۔ روشنی کرنا۔ گلدستوں اور مختلف قسم کی آرائشوں سے ان محافل کو آراستہ کرنا امور فرحت وسرور وزینت ہیں اور انھیں کے تحت میں خوشبو لگانا۔ گلاب پاشی کرنا داخل۔ اور یہ سب جائز مستحسن ہیں اُن کی اباحت قرآن عظیم سے ثابت فرماتا ہے قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ

یعنی تم فرمادو کہ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اُس نے اپنے بندوں کے لیے پیدا فرمائی۔ نیز فرماتا ہے قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ھو خیر مما یجمعون ٥ یعنی تم فرمادو کہ فضل الٰہی اور اُس کی رحمت ہی پر چاہیئے کہ خوشیاں منائیں وہ اُن کی دھن دولت سے بہتر ہے تو جب ولادت شریف بہت بڑی نعمت الٰہیہ ٹھہری جیسا کہ بیان ہوا تو خوشیاں منانا بلاشبہ بحکم قرآن جائز و مستحب ہوا۔ شیرینی کا تقسیم کرنا مسلمانوں کے ساتھ نیکی و احسان ہے عزوجل فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقوی نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور فرماتا ہے والطیبت من الرزق اللہ نے جو پاک چیزیں بندوں کے کھانے کے لیے پیدا فرمائیں اُن کا حرام کرنے والا کون۔ مسلمانوں کو ذکر خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سننے کے واسطے بلانا بھی بحکم کلام اللہ جائز۔ مولیٰ عزوجل فرماتا ہے ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال انی من المسلمین اُس سے بڑھ کر کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور اچھا عمل کرے اور کہے بے شک میں مسلمان ہوں۔ منبر بچھانا قیام کرنا امورِ تعظیم سے ہیں اور یہ آیہ تعزروہ وتوقروہ یعنی ہمارے رسول کی تعظیم و توقیر کرو اس سے ثابت نیز نعت اقدس کے لیے منبر بچھانا ماخوذ حضور پر نور سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

سے ثابت اور حضور کی سنت حدیث میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم یضع لحسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبرا فی

المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

او ینافح و یقول رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ

یوید حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے مسجد میں منبر بچھاتے وہ

اُس پر قیام کر کے حضور کے فضائل بیان کرتے یا دشمنوں کا رد کرتے

اور حضور فرماتے بے شک اللہ تعالےٰ روح القدس سے حسان کی تائید

فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نعت پڑھتے یا

حضور کی طرف سے دفع اعدا کرتے رہتے ہیں۔

(رواہ البخاری)

غرضیکہ امور مذکورہ بالا خیر و برکت کا ذریعہ ہیں اور اُن کو منع کرنے

والا دشمن خدا و رسول جل جلالہ و صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہے

محفلِ میلاد درحقیقت ایک عمدہ طریقہ ذکر نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

کا ہے تو اس کے واسطے ربیع الاول شریف کچھ مخصوص نہیں بلکہ جب

چاہیں خوب محافل میلاد کریں بلا تخصیص زمان اس ذکر شریف

کو سن کر ایمان و دل کی جلا کرنا چاہیئے من احب شیئاً اکثر ذکرہ جو جس

شئے کو دوست رکھتا ہے اکثر اُس کے ذکر سے تر زبان رہتا ہے۔
اس میں شک نہیں کہ ربیع الاول شریف کی بارہویں تاریخ مسلمانوں
کے واسطے عید اکبر ہے اور کیوں نہ ہو کہ لولاک لماخلقت الدنیا سے
روز روشن کی طرح روشن ہے کہ اگر حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
پیدا نہ ہوتے تو یہ دنیا ہی نہ ہوتی عید الفطر ہوتی نہ عید الاضحیٰ۔ پس
حضور کی ولادت باسعادت کی خوشی بارہویں کے دن مسلمان
جس قدر منائیں کم ہے بدنصیب وہ ہیں جو اس سے غافل ہیں اور
بدنصیب وہ جو اس کے عدم جواز کے ثابت کرنے میں غلطاں و پیچاں
ہیں جن کا قیام کا نام سنتے ہی جی بیٹھ جاتا ہے تیوری چڑھ جاتی
ہے اگر کہیں مجبوری پیش آتی ہے طوعاً و کرہاً قیام کرتے ہیں۔
حالانکہ یہ امور ازدیاد محبت و خیر و برکت کا ذریعہ ہیں بعض جگہ دیکھا
گیا ہے کہ فاسق معلن داڑھی مُنڈے بے نمازی میلاد خواں محافل
پڑھتے ہیں پھر طرّہ یہ کہ بعض غلط روایات ناجائز اشعار سے پڑھ
جاتے ہیں جو حد کفر تک پہنچتے ہیں والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ متقی و پرہیزگار
اصحاب باوضو یہ ذکر شریف پڑھیں، علمائے کرام و صوفیائے عظام
کے نعتیہ[عہ] اشعار پڑھے جائیں، علمائے کرام کے وعظ کرائے جائیں
تاکہ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حمیدہ و صفات
پسندیدہ کو صحیح روایات سے بیان کریں حاضرین اوامر و نواہی سے

عہ حدائق بخشش حصہ ۱، ۲۔ ذوق نعت۔ نگارستان لطافت بہترین کتب ہیں۔
یونہی حیات ذاکر اور قبالۂ بخشش

آگاہ کریں حضور پُر نور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پہ چلنے کی ترغیب دیں۔ نماز روزہ حج زکوٰۃ کی پابندی اوران کی اہمیت کی جانب توجہ دلائیں اوراس کی اشد ضرورت ہے۔ واعظین کے اس قسم کے بیانات جیسے کچھ مفید ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ محافل شریف میں حاضرین کا بے وضو آنا نیز ذکر شریف کے وقت باتیں کرنا بیجا ہے سب کو باوضو حاضر ہونا چاہیئے اور جب تک ذکر اقدس ہو درود شریف کے تحفے سرکار عالی وقار کے دربار پُر انوار میں پیش کرنا چاہیئے کہ درود شریف ایمان و دل کی جِلا اور امراض روحانی کی دوا ہے ان پابندیوں کے ساتھ محافل شریف کی جائیں جو مسلمان ان مجالس میں حاضر ہوتے ہیں وہ مستحق فلاحِ دارین ہوتے ہیں اور رحمت الٰہی اُن کو ڈھانپ لیتی ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جہاں محبوبان خداوند کریم جل جلالہٗ کے ذکر ہوتے ہیں رحمت الٰہی وہاں برستی اور جماعت ملائکہ اُن کو ڈھانپ لیتی ہے سے

پیدا ہوئی ہیں فخر رسل سید الوریٰ کر ذکر مصطفےٰ ۔۔۔ نور خدا ہے جنکا لقب ہیں وہ مہ لقا کر ذکر مصطفےٰ
آنے سے انکے مٹ گئی ظلمت جہاں کی پھیلی ہے روشنی ۔۔۔ نور خدا کے نور کی ہے چار سو ضیا کر ذکر مصطفےٰ
ایمان کی ہے جان محبت حضور کی بس ہے یہ لازمی ۔۔۔ تحفے درود پاک کے تو پیش کر سدا کر ذکر مصطفےٰ
وصف رسول پاک نہ ممکن کہ ہو بیاں گر جمع ہو جہاں ۔۔۔ اپنے کلام پاک میں کرتا ہے رب ثنا کر ذکر مصطفےٰ

کیوں عمر غفلت کو دیں میں کھوتا ہے بے شعور ہے سوچ ضرور — کب ہاتھ آئیگا جو زمانہ گزر گیا — کر ذکرِ مصطفیٰ

بچ کر ریا سے خاص تو اللہ کے لیے محفل اگر کرے — بے شبہ تب دکھائے گی تجھے رحمتِ خدا — کر ذکرِ مصطفیٰ

نام و نمود کو نہ کبھی دخل دے اخی یہ بات ہے بُری — اس میں بجائے اجر ملیگی تجھے سزا — کر ذکرِ مصطفیٰ

تھے علماء بیٹھ کے منبر پر کر بیاں ہے یہ وبالِ جاں — مجلس میں کر بیان احادیث مجتبےٰ — کر ذکرِ مصطفیٰ

اُنکے عقائد سے نکے فضائل بیان کر کرتے ہیں بحر و بر — جھوٹی روایتوں سے نہیں فائدہ ذرا — کر ذکرِ مصطفیٰ

اشعار پڑھ مگر سوالِ جچے اور مست ہوئے تعظیم سے سمجھ — نعتِ رسولِ پاک سے محفل کو دے جلا — کر ذکرِ مصطفیٰ

کیوں سامعین بیٹھے پڑھتے نہیں درود رحمت کا ہو ورود — باتیں نہ کر کہ ہوتا ہے ذکرِ شہِ ہدیٰ — کر ذکرِ مصطفیٰ

کیا آگیا سمجھ میں کہ کچھ فتور ہے یا میں قصور ہے — کیوں بھاگتا ہے ذکرِ محمد سے بیحیا — کر ذکرِ مصطفیٰ

عرفان جس کو ذکرِ نبی سے گریز ہے سُن لے یہ بے بہرہ
روزِ نشور ہوگا سزاوارِ نار کا کر ذکرِ مصطفیٰ

---

(۲) گیارہویں شریف

یہ فاتحہ ہر ماہ میں عموماً اور ربیع الآخر میں خصوصاً حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم سرکار بغداد رضی اللہ تعالے عنہ کی ہوتی ہے اور یہ کافہ

اہلسنت میں رائج و معمول بہا ہے اس کا انکار بھی دشمنانِ محبوب خدا کرتے ہیں جن کی باتوں پر مسلمانوں کا کان دھرنا دین و ایمان کو تباہ کرنا ہے۔ اس فاتحہ شریف کے سلسلے میں عوام الناس یہ اشعار پڑھتے ہیں ؎

سید و سلطاں فقیر و خواجہ مخدوم و غریب — بادشاہ و شیخ درویش و دلی مولائے
شیخ صالح فاطمہ ثانی اسامی والدین — بوسعید پیر ایشاں مردِ حق مردانئے

اس کا پڑھنا مناسب نہیں کہ الفاظ درویش و فقیر مسکینی و عاجزی پر دلالت کرتے ہیں جو حضور پُر نور شاہ بغداد رضی اللہ تعالٰے عنہ کی شان میں استعمال کرنا خلاف ادب ہے۔ اس موقع پر بھی اگر لوگوں کو جمع کر کے حضور پُر نور سرکار بغداد رضی اللہ تعالٰے عنہ کے مناقب و فضائل بیان کیے جائیں تو نہایت مناسب ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ بڑی برکت والے وہ دل ہیں جو محبوبانِ خدا و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ذکر سے شاد و آباد رہتے ہیں۔ شیرینی یا کھانا پکوا کر تقسیم کرنا جیسا کہ مروج ہے اور اس کے ثواب کا ایصال حضور پُر نور رضی اللہ تعالٰے عنہ کی روح پُر فتوح کو امر مستحسن ہے۔ گیارہویں شریف میں بھی وہ آداب جو مجلس میلاد شریف کے بیان میں مذکور ہوئے ملحوظ رہیں۔

۱۰۔ محرم شریف کے روزہ کا ثواب بہت عظیم ہے۔ محرم شریف میں محافل منعقد کرنا ازدیادِ محبت و خیر و برکت کا ذریعہ ہیں بشرطیکہ شہدائے کربلا و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب پڑھے جائیں اُن کے اسوۂ حسنہ سے سبق حاصل کرنا مقصود ہو نہ کہ روافض کی طرح ماتم اور سینہ کوبی جو بیشک ناجائز ہے مسلمانوں کو اس سے احتراز لازم ہے ہم کو اسلام نے ان امور سے منع فرمایا ہے۔ افسوس کہ سُنیوں میں بھی روافض کے اتباع سے ایسی مجالس عزا منعقد ہوتی ہیں جن میں مرثیے غلط روایات اَنمل بے جوڑ قصے پڑھے جاتے ہیں اور یہ ناجائز ہے اور ایسی تمام محافل میں شرکت کرنا گناہ ہے۔ سنی حضرات کو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے اس ماہ میں روٹی مٹھائی وغیرہ لُٹائی جاتی ہے جس سے رزق کی بے حرمتی ہوتی ہے اکثر سڑکوں پر لنگر کی روٹیاں پیروں سے روندی جاتی ہیں کاش نذر و نیاز لنگر سبیلیں عمدہ طور پہ کی جائیں ہر چیز بجائے لُٹانے کے سہولت سے تقسیم کی جائے شربت وغیرہ احتیاط سے پلایا جائے

تعزیہ بنانا اور اُس پر ہار پھول چڑھانا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور ناجائز وحرام ہیں۔

شرعی۔ اخلاقی وتمدنی اعتبار سے سب سے زیادہ فضول اور مضر مروجہ رسم تعزیہ سازی ہے جس کے باعث مسلمانوں کا لاکھوں روپیہ کاغذ و بانس کی شکل میں تبدیل ہوکر زیر زمین دفن ہو جاتا ہے۔ تعزیہ مروجہ بنانا تضییع مال وسنت روافض ہے اور اس کو جائز جاننا اشد گناہ ہے ایسے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ کاش مسلمان اضاعت مال سے بچنے۔ رب العزۃ جل جلالہ کے ارشاد کلوا واشربوا ولاتسرفوا انہ لا یحب المسرفین کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو کہ وہ فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا پر کان دھرتے اسی طرح مسلمانوں کا بہت سا روپیہ ڈھول تاشے آرائش وزیبائش کی نذر ہو جاتا ہے اور بہت سا روپیہ مرثیہ خوانوں کی جیبوں میں پہنچتا ہے کاش یہ روپیہ مفید کاموں میں صرف ہوتا مثلاً سادات کرام کی خدمت میں میں تحفے پیش کیے جاتے۔ نذر و نیاز عمدہ طریقے پر کرتے دینی مدارس کی امداد کرتے تاکہ مسلمان علم دین حاصل کرکے سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جد اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کی تبلیغ واشاعت کرسکتے اور ایسا کرنے سے حضور پُر نور

امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روح مبارک خوش ہوتی۔ بعض سنیوں میں بھی روافض کی طرح محرم شریف میں سوگ منایا جاتا ہے دس یوم چارپائیوں پر نہیں سوتے۔ ننگے سر ننگے پیر رہتے ہیں سیاہ ماتمی لباس یا سبز رنگ کے کپڑے پہنتے ہیں یا کم سے کم سبز ٹوپی ہی اوڑھ لیتے ہیں گلے میں کلاوا ڈالتے ہیں۔ بچے سبز رنگ کے کپڑے پہنا کر فقیر بنائے جاتے ہیں۔ عورتیں چوڑیاں توڑ ڈالتی ہیں۔ پان نہیں کھاتیں۔ مسی و سرمہ نہیں لگاتیں دس محرم الحرام کو جب تک کہ تعزیہ والے تعزیہ دفن کر کے کربلا سے واپس نہیں آتے کھانا نہیں پکتا۔ ان سب امور کو اسلام سے کچھ واسطہ نہیں سوگ حرام ہے۔ بالفرض باطل اگر یہ جائز ہوتا تو حضور پُر نور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی وفات شریف کا سوگ سب سے بڑھ کر منایا جاتا۔ ۱۲۔ ربیع الاول شریف کہ وہی یوم وفات اور وہی یوم ولادت حضور پُر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ہے مگر علمائے کرام نے ہم کو سوگ کے بجائے حضور کی ولادت باسعادت کی خوشی منانے کی ہدایت فرمائی اور مسلمانوں کے واسطے اس مبارک دن کو عید اکبر بنایا اور یہی تمام بلاد اسلامیہ میں رائج ہے۔

---

(۴) رجبی شریف

ماہ رجب کی ستائیسویں شب کی فضیلت سے کون واقف نہیں
یہ وہ مبارک رات ہے جس میں حضور پُر نور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم خلوت خاص میں دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ
میں باریاب ہوئے اور اسرار فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ سے بہرہ مند
اور اسی کے بیان کے لیے رجبی شریف ہوا کرتی ہے۔ دشمنانِ رسول
اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم جس طرح میلاد شریف کے خلاف ہیں
یونہیں اس ماہ کی محافل کو بھی بدعت وغیرہ کہا کرتے ہیں مگر بیان
میلاد شریف میں یہ امر روزِ روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ
محبوبانِ الٰہی کا ذکر کرنا باعث خیر و برکت ہے۔ مانعین پر لازم
کہ اپنے دعوے کے ثبوت میں دلیل لائیں ھاتوا برھانکم ان کنتم
صٰدقین ورنہ بحکم خدا و رسول جل جلالہ وصلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم
ان امور کو بدعت و شرک کہنا اللہ تبارک و تعالٰے و رسول اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم پر افترا ہے والعیاذ باللہ تعالٰے۔ رجبی شریف کی مجالس
میں بھی اُن امور کی پابندی چاہیئے جو میلاد شریف میں بیان کیے

گئے ہیں۔

(۵) شبِ برات

۱۵ شعبان المعظم کی شب کیا ہی برکتوں والی رات ہے جس میں رب العزت ہر نعمت بندوں کو آئندہ سال کے واسطے تقسیم فرماتا ہے اس شب میں تمام بندوں کے اعمال حضرت عزت میں پیش ہوتے ہیں۔ مولیٰ عزوجل بطفیل حضور پُر نور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کے ذنوب معاف فرماتا ہے مگر چند اُن میں وہ دو مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رنجش رکھتے ہوں فرماتا ہے ان کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح نہ کریں پس مناسب ہے کہ ۱۴ شعبان کو قبل غروب آفتاب مسلمان آپس میں صلح کر لیں ایک دوسرے سے جرائم معاف کرا لیں کہ باذنہ تعالےٰ ایسے جرموں سے صحائف اعمال خالی ہو کر بارگاہِ عزت میں پیش ہوں۔ نیز توبہ استغفار چاہیئے کہ حقوق مولےٰ تعالےٰ کے لیے توبہ صادقہ کافی ہے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ مقام افسوس ہے کہ مسلمانوں کو اس کا مطلق خیال نہیں بلکہ اس کے بجائے ہر سال

اُن کے گاڑھے پسینہ کی کمائی بشکل گولہ بارود آگ میں نہایت بیدردی
کے ساتھ جھونک دی جاتی ہے۔ آتشبازی کا چھوڑنا شرعاً حرام
ہے اور کھلم کھلا اضاعت مال ہے مگر اس کی کون پرواہ کرتا ہے۔
محلہ وار ٹولیاں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو کر آتشبازی چھوڑتی
ہیں۔ ناڑی کا جواب ناڑی اور پٹاخے کا جواب پٹاخے سے دیا جاتا
ہے۔ رات بھر یہی طوفان بے تمیزی بپا رہتا ہے اچھے خاصے لکھے
پڑھے اس بلا میں گرفتار اور منع کیا جائے تو مونھ نوچنے کو تیار۔ اگرچہ
سالانہ یہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ خس پوش مکان اکثر جل کر خاکستر
ہو جاتے ہیں بہت سے لڑکے ہاتھ۔ ناک۔ کان۔ پیر سے ہاتھ دھو
بیٹھتے ہیں۔ آتشبازی سے جل کر مہینوں مصیبت جھیلتے ہیں بعض
اوقات جان کے لالے پڑ جاتے ہیں اور بعض مر بھی جاتے ہیں مگر پھر
بھی وہی رنگ وہی ڈھنگ۔ سچ تو یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر احمق کون
جو آنکھ سے دیکھ کر بھی سبق حاصل نہ کرے ہماری فضول خرچیاں ہم
کو پستی کے گڑھے میں لے جا رہی ہیں مگر ہم ہیں کہ کان پہ جوں تک
نہیں رینگتی ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین بیجا خرچ
کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ کاش اس پہ مسلمان غور
کرتے اور اضاعت مال سے بچتے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا ہر
سال لاکھوں روپیہ آتشبازی کی نذر ہو جاتا ہے جو فضول و بیکار

وحرام ہے کاش اس سے مسلمانوں کے بچوں کو دینیات کی تعلیم دلائی جاتی یا تبلیغ اسلام جیسے ضروری بلکہ اشد ضروری کام میں صرف ہوتا۔

بہ نیت ایصال ثواب حلوے وغیرہ پر فاتحہ دلاکر تقسیم کرنا جائز و امر مستحسن ہے۔ اور اس کے منکر وہی ہیں جو مرض قلب میں مبتلا ہیں۔ اللہ پناہ میں رکھے۔

(۶) رمضان المبارک

رمضان المبارک میں مسلمانوں کو روزہ رکھنا فرض ہے اور اس کی فرضیت کا انکار کفر ہے۔ قرآن مجید میں جا بجا تاکید ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہتیرے مسلمانوں کو اس کی قطعی توجہ نہیں اور کمال بے حیائی یہ ہے کہ سر بازار کھاتے پیتے ہیں۔ غضب الٰہی سے نہیں ڈرتے بعض شہروں میں دیکھا گیا ہے کہ روزہ کے افطار کے وقت حُقّہ اس طرح پیتے ہیں کہ ہوش و حواس کھو بیٹھتے ہیں حُقّہ کا ایسا دم لگانا کہ حواس میں فرق آجائے حرام ہے اور رمضان المبارک میں اور سخت حرام۔ کیسے افسوس کا مقام ہے کہ اس قسم کے حُقّہ کے شائقین کو نماز تک کی پرواہ نہیں ہوتی۔

والعیاذ باللہ تعالٰی

مسائل ضروریہ

سحری میں دیر اور افطار میں جلدی سنت و موجب برکت ہے مگر نہ اتنی کہ شک ہو جائے صبح کو شب کا مطلقاً ساتواں حصہ سمجھنا محض غلط ہے۔ عام جنتریوں میں صبح سے بہت پہلے ختم سحری لکھ دیتے ہیں یہ خلاف سنت ہے اوقات روزہ و نماز میں عام جنتریاں غلط چھپتی ہیں ان پر اعتماد ناجائز ہے ریل و تار کی گھڑیاں بھی غلط ہو جاتی ہیں اور توپ اکثر غلط چلتی ہے صحیح دھوپ گھڑی ہو تو برلی میں بارہ بجے کے وقت جیسی گھڑی ہیں وہ وقت کر لیں جو جماعت مبارکہ رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے شائع شدہ سالانہ نقشہ جات کے خانہ نصف النہار میں ہے۔

کلی ایسی کہ حلق کی جڑ تک موتھہ کے ہر پُرزے پر پانی بہہ جائے اور ناک میں جہاں تک نرم بانسا ہے چڑھ جائے وضو میں تو سنت مؤکدہ ہے کہ ترک کی عادت سے گناہ ہی ہو گا مگر غسل میں فرض ہیں کہ یہ نہ ہو تو غسل ہی نہ ہو نماز ہی باطل ہو لہذا روزہ دار کو بھی ان سے چارہ نہیں مگر روزہ دار انہیں باحتیاط بجا لائے کہ موتھہ کا ہر پُرزہ اور ناک کا پورا نرم بانسا دُھل جائے اور پانی نہ حلق میں اُترے نہ دماغ کو چڑھے ہاں غرغرہ اور ساری ناک تک پانی چڑھانا غیر روزہ میں

سنت ہے روزہ میں نہیں۔ کلی کرنے میں حلق میں قطرہ اُتر جائے یا کسی اور سبب سے رمضان کا روزہ نہ رہے تو دن بھر روزہ کی طرح رہنا واجب ہے ہاں حیض و نفاس سے روزہ نہ رکھنے والی چھپ کر کھائے لیکن روزے میں حیض و نفاس آجائے تو اس دن میں وہ بھی نہ کھائے نہ پیئے۔ روزے کی حقیقت دل۔ آنکھ۔ کان۔ ہاتھ۔ زبان سب کا روزہ ہے نہ کہ مونھ باندھا اور اعضاء گناہوں میں مشغول۔ تراویح بیس رکعت ہر شب سنت مؤکدہ ہے اور ایک بار ان میں ختم بھی شب بستم سے چاند ہونے تک مسجد جماعت میں پورے عشرہ بھر کا اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ شہر میں کوئی نہ کرے تو سب پر الزام ہے رویت ہلال میں خط یا تار یا افواہ بازار یا کہیں سے دو چار شخصوں کا آکر کہنا کہ وہاں چاند ہوا اصلاً معتبر نہیں۔ صدقہ فطر ہر مالک نصاب پر واجب ہے اپنے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے فی کس ۱۷۵ روپیہ اور اٹھنی بھر گندم مسکین کو دے یہی احسن ہے اذان صبح منتہائے سحر سے آٹھ منٹ بعد ہو۔ ضحوہ کبریٰ وہ وقت ہے کہ اس سے لے کر نصف النہار حقیقی تک نماز نہیں رمضان یا روزہ نفل میں اس وقت سے پہلے نیت کرلے تو روزگار ہوگا ورنہ نہیں۔ شریعت میں رویت کا اعتبار ہے جو واضح طور پر ہو یا صحیح شرعی شہادت سے ثابت ہو۔

ماہِ مبارک ماہِ مبارک ہے اس کی ہر گھڑی مبارک ہے اس میں خیرات وحسنات کا ستر (۷۰) بار گنا ثواب ملتا ہے۔

(۷) عید الاضحیٰ و عید الفطر

۱۰ لغایت ۱۳ ذی الحجہ اور یکم شوال مولیٰ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے بندوں کی دعوت کے مقرر ہیں اور اسی باعث ان ایام میں روزہ رکھنا حرام ہے مسلمانوں کو حدود شرعیہ کے اندر رہ کر خوشی منانا جائز ہے۔ خداوند کریم کی نعمتوں کا جو ہر وقت وہر آن ہم کو مل رہی ہیں شکر کرنا لازمی ہے کیسے بدبخت وہ ہیں جو نماز عیدین کہ شرعاً واجب ہے نہیں پڑھتے عیدگاہ کو رسمی طور پر میلہ سمجھ کر ہو آتے ہیں۔ آہ آہ ضعف اسلام۔ ہم جدھر دیکھتے ہیں مذہبی امور سے عدم توجہی ہے اور لذاتِ دنیا میں انہماک بڑھتا جاتا ہے اکثر جگہ دیکھا گیا ہے کہ عیدگاہ سے واپس ہو کر مکانوں پر رنڈیوں کے ناچ و مجرے ہوتے ہیں۔ نقال بے ہودہ نقلیں کرتے ہیں اور یہ سب قطعی حرام اور ہر لحاظ سے مخرب اخلاق ہیں مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہیئے۔ ۹ ذی الحجہ کا روزہ مسنون اور بڑے اجر عظیم والا ہے۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ عید گاہ میں صفوں کی درستی اور سیدھی کرنے کا خیال نہیں کیا جاتا حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنی اپنی صفیں درست کرو اللہ تم پہ رحمت کرے صفوں کے بیچ میں ناسمجھ بچے کھڑے کر دیتے ہیں جس سے صفیں قطع ہوتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے صفوں کو قطع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لوگ خطبہ نہیں سنتے یا تو باتیں کرتے رہتے ہیں یا خطبہ شروع ہوتے ہی گھر کو چل دیتے ہیں یا کسی چندہ وغیرہ کی وصولیابی میں مشغول ہو جاتے ہیں اور گنہگار ہوتے ہیں کیونکہ خطبہ کا سننا واجب ہے یہ بھی سالانہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے لوگ ترکیب نماز نہ جانتے کے سبب صحیح طور سے نماز عیدین ادا نہیں کر سکتے امام صاحب نماز شروع ہونے سے قبل نیت و ترکیب نماز سے حاضرین کو آگاہ کر دیا کریں اور عند اللہ ماجور ہوں عیدین کے مسائل ضروریہ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

مسائل عید الاضحیٰ و عید الفطر

جس کے ذمے قربانی ہو۔ اُسے ذی الحجہ کی چاند رات سے نماز عید تک خط نہ بنوانا۔ ناخن نہ ترشنا مستحب ہے نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک بعد جماعت مستحبہ ہر مرد مکلف پہ باآواز بلند تکبیر کہنا واجب ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط عید الاضحیٰ کے روز قبل نماز کچھ نہ کھانا اور عید الفطر میں کھا کر جانا غسل و مسواک کرنا۔ اچھے کپڑے نئے یا دُھلے حسبِ استطاعت پہننا۔ خوشبو لگانا۔ راہ میں عید الفطر میں آہستہ آہستہ اور عید الاضحیٰ میں باآواز تکبیر مذکور کہتے ہوئے جانا۔ دوسری راہ سے واپس آنا مسنون و مستحب ہے۔ نیز عید گاہ کو جانا۔ باعث کثرت ثواب و تکثیر جماعت و اظہار شوکت اسلام و اتحاد و داد بین المسلمین ہے۔ ہاں اگر امام میں کوئی نقص شرعی ہو تو اس کا خیال بھی ضرور ہے کہ کثرت ثواب کے لیے سرے سے نماز ہی کھو دینا یا کراہت تحریمی و اثم پہ مشتمل کر لینا عاقل کا کام نہیں۔

ترکیبِ نماز

"نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز واجب عید الاضحیٰ یا عید الفطر مع چھ تکبیروں کے واسطے اللہ جل جلالہ کے مونھ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اللہ اکبر" کہہ کر ہاتھ باندھ لو۔ اور پورا سبحانک اللّٰھم پڑھ کر امام کے ساتھ کان کی لو تک ہاتھ اُٹھاؤ۔ اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دو۔ پھر اسی طرح تین تکبیریں کہو۔ ہر دو تکبیر میں قدرے سکوت سے فاصلہ ہو۔ اسی طرح تین مرتبہ کہہ لو تو باندھ لو۔ جب امام قراءت شروع کرے مقتدی چپکے سنیں۔ دوسری رکعت میں بعد قراءت ہاتھ اُٹھا کر تین تکبیریں

امام کے ساتھ کہیں اور مثل سابق ہاتھ چھوڑے رہیں، پھر چوتھی بار تکبیر
کہہ کر معاً رکوع میں جائیں، باقی نماز حسبِ دستور۔ بعد نماز امام خطبہ
پڑھے لوگ اپنی اپنی جگہ چپکے سنیں بعد خطبہ دعا اگر حسبِ معمول مصافحہ
و معانقہ کریں تو بلا کراہت جائز ہے جبکہ محل فتنہ نہ ہو۔ جیسے امرد
خوبصورت کہ اُس سے احتراز کرنا چاہیئے اور جو مسلمان مصافحہ کے لیے
ہاتھ بڑھائے یا معانقہ کے لیے ہاتھ پھیلائے اور یہ انکار کرے تو سخت
معیوب و مذموم و مکروہ و ممنوع ہے کہ مسلمان کی دشکنی و ایذا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من اذی مسلما فقد اذانی
جس نے مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے ایذا دی ومن اذانی فقد اذی اللہ
جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔

مسئلہ ایک خاص روز عید الفطر اور چار عید الاضحےٰ یعنی ۱۰ تا
۱۳۔ ذوالحجہ میں روزہ رکھنا قطعی ناجائز ہے۔ یہ دن اللہ عزوجل
کی طرف سے بندوں کی دعوت کے ہیں۔

مسئلہ نویں ذی الحجہ یعنی بروز عرفہ روزہ رکھنا مستحب ہے۔
اس روزہ سے ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

احکام قربانی

ہر مسلمان مکلف مرد خواہ عورت مقیم مالک نصاب پر صرف اپنی

طرف سے قربانی واجب ہے اولاد وغیرہم کی جانب سے واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ بخلاف صدقۂ فطر کے نصاب چاندی کا ۵۲½ تولہ جس کے صـ۵٦ـہ روپیہ انگریزی رائج الوقت ہوئے اور سونے کا ۷½ تولہ ہے۔ اس نصاب پر سال گزر لینا قربانی کے لیے شرط نہیں قربانی کا وقت شہری کے لیے بعد نماز عید ہے۔ قبل نماز جائز نہیں اور بیرونی کے لیے دسویں کی صبح صادق سے ہے۔ اور اس کا اخیر وقت سب کے لیے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ اس کے بعد قربانی قضا ہو جائے گی۔ اور قربانی کے جانور کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہو گی۔ تین دنوں میں پہلا دن سب سے افضل، پھر دوسرا، پھر تیسرا۔ درمیان کی دو رات بھی جائز ہے مگر بہ کراہت۔ قربانی کا جانور اونٹ، گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، دنبہ ہے۔ ان کے سوا کسی دوسرے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ نر مادہ کا ایک حکم ہے اور خصی کی قربانی افضل ہے۔ قربانی کا جانور تندرست۔ سالم الاعضا ہونا ضروری ہے۔ بیمار یا بہت لاغر جو مذبح تک نہ پہنچ سکے۔ یا لنگڑا یا اندھا۔ کانا۔ کان ناک۔ دُم۔ سینگ۔ تھن کوئی عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو جس کے کان یا دانت سرے سے پیدا ہی نہ ہوئے ہوں، یا بکری کا ایک۔ گائے بھینس کے دو تھن نہ ہوں یا کسی علاج سے خشک کر دیئے گئے ہوں کہ دودھ نہ اتر سکے۔ قربانی

کرنا درست نہیں۔ اونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں۔ شرکت کے جانور میں خریدتے وقت نیت شرکت کرنا چاہیے۔ بغیر نیت شرکت خریدنا اور پھر شریک کرلینا مکروہ ہے۔ پانچ برس کامل کا اونٹ۔ دو سال کی گائے بھینس۔ ایک سال کامل کی بکری بھیڑ دور سے دیکھنے میں سال بھر والوں میں بلحاظ والا مشتبہ ہو تو قربانی کے کام میں آسکتا ہے اس سے کم عمر کی قربانی جائز نہیں۔ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ خود نہ کر سکے تو دوسرے کو اجازت ہونا ضرور ہے اور سنت ہے کہ اپنے سامنے قربانی کرائے۔ جانور بھوکا پیاسا ذبح نہ کیا جائے نہ اس کے سامنے چھری تیز کریں، نہ ایک دوسرے کے سامنے ذبح کریں جب تک سرد نہ ہو جائے کھال نہ اتاریں۔ نہ کوئی عضو توڑیں۔ کاٹیں۔ ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھنا بہتر ہے

اِنّی وجہت وجہی للذی فطر السّمٰوٰتِ والارض حنیفا وما انا من المشرکین ۝ اِنَّ صلاتی وَنسکی وَمحیایَ وَمماتی لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِیْنَ ۝ لَا شریکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ المُسلِمِیْنَ ۝ جانور کو بائیں پہلو پر قبلہ رو لٹائیں۔ اور دہنا پاؤں اس کے شانہ پر رکھیں۔ اور اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر تیز چھری سے جلد ذبح کریں۔ مگر نہ ایسا گہرا کہ چھری گردن کے مہرے تک پہنچ جائے۔ جانور پکڑنے والا بھی تکبیر کہتا جائے تو بہتر ہے ذبح اگر اپنی طرف سے ہو اَللّٰھُمَّ تقبل منی کما تقبلت من خلیلک ابراھیم وَحبیبک

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم اور دوسرے کی جانب سے بجائے منّی کے مِنْ کے بعد اُس شخص کا نام لے مستحب ہے کہ گوشت کے تین حصے برابر کیے جائیں دو حصے اپنے اور اپنے اعزہ واحباب کے لیے اور ایک پورا فقرا پر تقسیم کر دے۔ اور اگر سب کھالے یا بانٹ دے یا سب فقراء کو دیدے تو اُس میں حرج نہیں نقیروں کا حصہ اگر تول کر پورا تہائی کر لیں تو بہتر۔ ورنہ تخمیناً اتنا ہو کہ ثلث سے کم نہ رہے۔ فقیر کہ صاحبِ نصاب نہیں اُس پر قربانی واجب نہیں۔ مگر قربانی کی نیت سے جانور خرید لینا خاص اُس جانور کی قربانی اُس پر واجب کر دیتا ہے۔ بخلاف مالک نصاب جس پر خود قربانی واجب ہے اُس پر خریدنے سے بعینہٖ وہی جانور قربانی کرنا واجب نہیں ہوتا۔ اختیار رہتا ہے خواہ اُسے ذبح کرے یا اور کو مگر نہ بدلنا اُسے بھی بہتر ہے بدلے تو بہتر سے بدلے۔ بعینہٖ کھال اپنے صرف میں لانا یا اُس کے بدلے کی کوئی باقی رکھنے کی شئے جائے نماز تزئین وغیرہ مول لے لینا جائز ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ کھال کسی مسجد یا مدرسہ یا کفن موتے میں دے دی جائے کہ ان کے مہتممین اسے بیچ کر ان کاموں میں لگائیں مگر کھال اپنے لیے داموں کو فروخت کرنا حرام ہے نہ اب یہ دام کفن موتی یا تعمیر مدرسہ و مسجد میں لگائے جا سکیں بلکہ ان کا خاص تصدق کرنا اور مسکین کو دینا واجب ہو گا۔ کہ جب اپنے صرف کی

نیت سے بچے تو یہ گناہ ہوا۔ اور یہ دام خبیث ہوئے اور خبیث کی راہ تصدق ہے۔ خوب یاد رکھو کہ جس طرح کھال کی قیمت اپنے صرف میں لانا حرام ہے۔ قیمت قربانی یا اُجرت قصاب میں اُس کو ئی حصّہ دینا بھی حرام ہے۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی کھال بیچ کر اپنے صرف میں لائے یا اُجرت قصاب و قیمت قربانی میں مُجرا کرے اُس کی قربانی بارگاہِ قبول سے محروم ہے۔ غرض ہر حال میں افضل وا ولے حلود اضحیہ کا امورِ خیر میں لگانا باعثِ ثواب جزیل و رضائے ربِّ جلیل ہے۔

(۸) عقیقہ وختنہ وبسم اللہ

بچہ جب پیدا ہو تو اُس کے داہنے کان میں چار بار اذان دی جائے اور بائیں میں تین بار تکبیر کہی جائے۔ ساتویں دن عقیقہ کیا جائے اور یہی مسنون ہے۔ بیٹا ہو تو دو بکرے اور اگر بیٹی ہو تو ایک بکری ذبح کی جائے۔ بچے کے سر کے بالوں کے برابر وزن کی چاندی خیرات کی جائے اور بالوں کو زمین میں دفن کر دیا جائے۔ بچے کے

سر پر زعفران مل دیا جائے۔ عقیقہ سے پہلے بچے کا نام رکھ لیا جائے اور بہر لڑکے کا نام محمد رکھنا باعث برکت و موجب اجر ہے عقیقہ میں نام لیا جائے۔ لڑکے کے عقیقہ کی دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيقَةُ اُبنی (یہاں پر لڑکے کا نام لیا جائے) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَشَحْمُهَا بِشَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ وَتَقَبَّلْهَا مِنْهُ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَحَبِيْبِكَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبٰى صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لڑکی ہو تو اس دعا میں ابنی کے بجائے بِنْتِی اور بدمہ بلحمہ بشحمہ بعظمہ بجلدہ بشعرہ کی بجائے بدمھا بلحمھا بشحمھا بعظمھا بجلدھا بشعرھا اور ہیں لابنی کی جگہ لِبِنْتِی اور مِنْہُ کی جگہ مِنْهَا پڑھا جائے جب شروع سے آخر تک یہ دعا پڑھ چکے اور بسم اللہ اللہ اکبر پر پہنچے اس وقت بکری یا بکرا ذبح کیا جائے اور ذبح کے ساتھ بچے کے سر پر استرا چلے۔

عقیقہ کا گوشت پکا کر تقسیم کیا جائے خواہ کچا تقسیم کیا جائے۔ عقیقہ کے جانور کے سب اعضاء مثل قربانی کے جانور کے درست ہونا چاہیئے۔ یہ جو مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت دادا دادی۔ نانا نانی۔ ماں باپ وغیرہ نہ کھائیں لغو ہے اس کی کوئی اصل نہیں سب کو کھانا

جائز ہے۔ عقیقہ کی ہڈی نہ توڑنا بہتر ہے زمین میں دفن کرنا تضییع مال
اور حرام ہے اگر ساتویں دن عقیقہ نہ ہو سکے تو چودھویں دن یا اکیسویں
دن اور اس کے بعد بھی ہو سکتا ہے مگر افضل ساتویں دن ہے
یہ تو شرعی احکام تھے مگر مسلمانوں نے جن افراط و تفریط کو دخل دیا
ہے وہ قابل افسوس ہیں۔ بعض لوگ غیر مسلموں کی طرح جب جی میں
آتا ہے بلا قید ساتویں دن سر مُنڈوا دیتے ہیں بکرا یا بکری کچھ بھی
ذبح نہیں کرتے اس کو وہ ہندوؤں کے اتباع سے مونڈن کہتے ہیں
بچوں کے چوٹیاں رکھتے ہیں جو مدار صاحب کی چوٹی کہلاتی ہے اور
وہیں جا کر کاٹی جاتی ہے عقیقہ میں رات بھر عورتیں گاتی بجاتی ہیں
جس کو رتجگا کہتے ہیں دروازہ پر رنڈیوں کے طائفے ناچتے ہوتے
ہیں۔ یا باجے بجائے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ افعال حرام قطعی ہیں
بچوں کے ختنہ اور بسم اللہ کے موقع پر بھی یہی افعال ہوتے ہیں۔
بعض حضرات نام و نمود کی خاطر حد اعتدال سے زیادہ اعزا و احباب
کی دعوت میں صرف کرتے ہیں جائیداد گروی رکھ کر سودی قرضہ
لیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قرض سے اس قدر زیر بار ہو جاتے
ہیں کہ جان چھڑانا مشکل پڑتی ہے جائیدادیں سودی قرضے کی نذر
ہو کر نان شبینہ کو محتاج پھرتے ہیں۔ فی نفسہ اعزا و اقربا کی دعوت
کرنا بہتر ہے مگر کفایت شعاری اور اپنی وسعت مدنظر رکھنا چاہیئے

جس قدر چادر دیکھے اُسی قدر پیر پھیلائے حیثیت سے زیادہ صرف کرنا عاقل کا کام نہیں۔

(۹) شادی

جب لڑکا و لڑکی قابل شادی ہو جائیں والدین کو چاہیئے کہ اُن کی شادی کی فکر کریں بلا ضرورت تاخیر مناسب نہیں کہ بُرے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ ہمارے یہاں کی تقاریب اصراف بے جا کی کان ہوگئی ہیں تمام محرمات شرعیہ سے مملو نظر آتی ہیں۔ شادی بیاہ میں تو دل کھول کر ارمان نکالے جاتے ہیں رنڈیوں کے طائفے۔ بھانڈوں کی ٹولیاں۔ مختلف اقسام کے باجے۔ آتش بازی۔ گلے پھاڑ پھاڑ کر ڈھول بجا کر عورتوں کا گانا جن میں شریف زادیاں بھی ہوتی ہیں ضروریات شادی سے سمجھا گیا ہے اور جو شادیاں ان خرافات سے پاک ہوتی ہیں اُن کو بُری نظر سے دیکھا جاتا ہے میں نے اپنے کانوں سے یہ کہتے سنا ہے کہ فلاں شخص کی برات کیا تھی نیچے کے چنے پڑھے جاتے تھے۔ نوشہ کے ہاتھ میں کنگنا باندھا جاتا ہے۔ اُس کو زیور پہنایا جاتا ہے اُس کے ہاتھ پیروں میں مہندی لگائی جاتی ہے۔ گھر میں منڈھا گاڑھا جاتا ہے۔ پتی و نکی دار سہرا سر پہ باندھا جاتا ہے۔ ریشمی

کپڑے نوشہ کو پہنائے جاتے ہیں غرضیکہ احکام شرعیہ کو پس پشت ڈال کر تمام محرمات و منہیات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ سہرا صرف پھولوں کا باندھنا جائز ہے۔ شادیوں میں بدترین رسم وہ ہے کہ طرفین سے فحش مغلظات گالیاں بکی جاتی ہیں اور اس پر ٹھٹھے و قہقہے لگتے ہیں مسلمانوں کو ان تمام بیہودہ اور ناجائز امور کا سدباب ضروری بلکہ اشد ضروری ہے۔ یہ سب رسمیں مشرکانہ ہیں۔

بعد رخصت دولہا کے گھر پر دعوت ولیمہ کا رواج کہ مسنون ہے مسلمانوں میں باوجود صاحب استطاعت ہونے کے بہت کم ہے بعض حضرات برات لے جانے سے قبل دعوت کر دیتے ہیں اور بعض بالکل نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو اس کی جانب اپنی توجہ مبذول کرنا چاہیے۔ صاحب استطاعت ہو کر اس مسنون طریقہ کو ترک کرنا بیجا ہے مگر جو کچھ ہو حد اعتدال سے باہر نہ ہو۔ قرض لے کر صرف کرنا پرلے سرے کی نادانی ہے۔ سودی قرضہ لے کر صرف کرنا افلاس کا پیش خیمہ اور حرام ہے۔ خیر الامور اوسطھا ہر وقت و ہر آن مدنظر رہے یہ نہ ہو کہ ؎

اگر آپ شادی کے کرنے پہ آئیں ۔۔۔ مہاجن کے گھر سو سو چکر لگائیں

گرو گاؤں رکھکر جو قرضہ نہ لائیں ۔۔۔ تو مشہور رنڈی کہاں سے نچائیں

چلی جائے جانے دو ساری کمائی

رہے دوستوں میں مگر نام باقی

بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ معمولی معمولی باتوں پہ دولہا دلہن کے عزیز و
اقارب میں جھگڑے ہوجاتے ہیں جس سے شادیوں میں بے لطفی پیدا
ہوجاتی ہے۔ یہاں تک کہ طلاق کی نوبت آجاتی ہے۔ العجب ثم
العجب بجائے وداد و اتفاق بڑھنے کے نااتفاقی پیدا ہوجاتی ہے
مسلمانوں کو چاہیئے کہ جب کبھی شادیوں میں ایسا ہو تو سہولت سے
کام لیں غصہ کو تھوک دیں۔

نکاح

اس زمانہ میں جہاں ہزاروں شرعی احکام سے آنکھیں بند ہیں
وہاں شرائط نکاح بھی غیر ضروری سمجھے گئے ہیں بعض کا ایام عدت
کے ختم ہونے سے پہلے ہی نکاح ثانی ہوجاتا ہے بعض کا خاوند موجود
ہے اور دوسرے سے نکاح کر دیا جاتا ہے۔ کچہریوں میں آئے دن
اس قسم کے مقدمات ہوتے رہتے ہیں۔ قاضی صاحبان اگر اس قسم
کے نکاح پڑھانے سے قبل کامل تحقیقات کرلیں تو مسلمان گناہ کبیرہ
سے بچیں اور وہ اجر پائیں کیونکہ اس قسم کا نکاح نکاح نہیں بلکہ معاذ
اللہ خالص زنا ہوتا ہے اور مرد و عورت دونوں مورد لعنت الٰہی
ہوتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ نکاح پڑھانے والے کو چاہیئے

کہ عورت سے خود اذن لے یا اُس کے نام سے اُس کی ولدیت اور اگر مشہور نہ ہو تو اُس کے دادا کا نام بھی بتا کر عورت سے اذن لیا جائے کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کو تو نے فلاں بن فلاں بن فلاں کے ساتھ اتنے مہر پر اپنا نکاح کر دینے کی اجازت دی وہ اتنی زور سے اجازت دے کہ سُنی جائے یہ جو عوام میں آج کل رائج ہے کہ وکیل کوئی ہوتا ہے اور نکاح خواں کوئی ایسا نکاح معلق رہتا ہے وکیل وہی ہو گا جو نکاح خواں ہو۔ عوام میں یہ بھی رائج ہے کہ لڑکی کا نام دولہا کے کان میں چپکے سے کہہ کر کہتے ہیں کہ اُس سے جس کا نام تمہیں بتایا تمہارا نکاح کیا یہ نکاح نہ ہو گا کہ گواہوں کو علم نہ ہوا اور تعیین نہ ہوئی تعیین ضروری شے ہے۔ اگر کسی کے چند لڑکیاں ہوں اور نام نہ لینا چاہے تو یوں کہے کہ فلاں بن فلاں جبکہ سامنے موجود ہو تو اس کی طرف اشارہ کر کے ورنہ سب میں بڑی یا سب میں چھوٹی یا مجھلی وغیرہ سے تیرا نکاح کیا۔ نکاح میں خطبہ کا پڑھنا اور بعد نکاح چھواروں کا لُٹانا مسنون ہے۔

خطبہ نکاح یہ ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَ نَسۡتَغۡفِرُہٗ وَبِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا

وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا
ھَادِیَ لَہٗ ط وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ ط
مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ
وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا ط یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ط وَاتَّقُوا اللّٰہَ
الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ یٰٓاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ
وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ط
وَنَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُہٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ
وَیَجْتَنِبُ سَخَطَہٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِہٖ وَلَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا
کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط۔

بعد ایجاب و قبول دُعا واسطے برکت کے یُوں پڑھی جاتے۔

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ وَبَارَکَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَجَمَعَ شَمْلَکُمَا فِی الْخَیْرِ ط سُبْحَانَ
رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ط وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

موت

جب موت کا وقت قریب آئے تو داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ
کی طرف موتھ کرنا دشوار ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں کلمہ شریف سینہ
پر دم آنے تک متواتر آواز سے پڑھیں مگر اسے حکم نہ کریں سورہ رعد و سورہ
یٰسین کی تلاوت کی جائے لوبان یا اگر کی بتیاں سلگا دی جائیں۔ اُس
کے پاس نیک و پرہیزگار آدمی ہوں اور وہ دعائے خیر کرتے رہیں
کوئی بُرا کلمہ نہ کہیں جنب۔ حائض۔ رونے والے بچے کو مرنے والے
کے کمرے میں نہ آنا چاہیئے نہ کوئی وہاں چلا کر بات کرے نہ کتے کو اس
مکان میں آنے دینا چاہیئے۔ تصویریں ہوں تو ہٹا دینا چاہئیں نزع کے
وقت سرد پانی ممکن ہو تو برف پلایا جائے بعد قبض روح ایک چوڑی
پٹی لے کر جبڑے کے نیچے سے لے جا کر سر پر گرہ باندھ دیں تاکہ منہ
کھلا نہ رہے گھر والوں میں سے باپ یا بیٹا فوراً نرم ہاتھوں سے
بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کہہ کر آنکھیں بند کر دے اور یہی کہہ کر
انگلیاں ہاتھ پیر سیدھے کر دیئے جائیں۔ میت کے جسم کو کپڑے سے چھپا
دیا جائے۔ اور جبکہ کل جسم چھپا ہو میت کے قریب تلاوت کی جائے
اصلاً کوئی نہ روئے مگر افسوس کہ بجائے قرآن خوانی چیخیں مارنا۔ سر پیٹنا۔

گریبان پھاڑنا عام طور سے دیکھنے میں آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو منہ پر طمانچے مارے گریبان پھاڑے میت پر جاہلیت کا سا چلانا چلائے وہ ہم سے نہیں نیز فرماتے ہیں کہ جو سر منڈائے کپڑے پھاڑے نوحہ کرے میں اُس سے بری ہوں کیا یہ جائے تعجب نہیں کہ جب اسلام میں نوحہ کرتے منہ پر پانچے مارنے وغیرہ وغیرہ پر ایسی وعیدات شدیدہ آئی ہیں پھر بھی مسلمان ان امور کے مرتکب ہیں۔ مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے کہ اس سے کیا فائدہ کیا بے صبری سے گئی ہوئی چیز واپس آئے گی۔ ہرگز نہیں مگر مولٰے تبارک وتعالیٰ کا ثواب جائے گا وہ ثواب کہ لاکھوں جانوں کی قیمت سے اعلیٰ ہے تو کیا مقتضا عقل ہے کہ کوئی ہوئی چیز ملے بھی نہیں اور ایسی عظیم ملتی ہوئی دولت ہاتھ سے کھوئی جائے۔ صابروں کو اجر حساب سے نہ دیا جائے گا بلکہ بے حساب۔ یہاں تک کہ جنہوں نے صبر نہیں کیا تھا وہ روز قیامت تمنا کریں گے کہ کاش اُن کے گوشت قینچیوں سے کترے جاتے اور یہ ثواب پاتے۔

غسل میت و تجہیز و تکفین سب مطابق سنت ہونا چاہیئے جیسا کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیئے۔ پڑوسیوں۔ دوست احباب کو اطلاع کر دی جائے کہ نمازیوں کی کثرت ہو گی۔

غسل میّت کا طریقہ

جس تختہ پر نہلانا منظور ہو اُس کے گرد کسی چیز میں خوشبو لگا کر سات بار پھرائیں پھر میّت کو اس پر اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا جس طرح آسان ہو پھر نہلانے والا جو قریبی رشتہ دار ہو یا اور کوئی پرہیزگار شخص جو نہلانا جانتا ہو باطہارت اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر میّت کو پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے مگر میّت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا کُلّی کرنا ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے کسی کپڑے یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں مسوڑھوں ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں سر اور داڑھی کے بال گُل خیرو سے دھوئیں پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر یونہی کریں اور بیری کے پتے نہ ہوں تو خالص نیم گرم پانی بہائیں پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اُس کے بدن کو کسی کپڑے سے پونچھ دیں ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض اور تین مرتبہ سنت ہے جہاں غسل دیں مستحب ہے کہ پردہ کر لیں کہ سوائے نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ

گریبان پھاڑنا عام طور سے دیکھنے میں آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو منہ پر طمانچے مارے گریبان پھاڑے میت پر جاہلیت کا سا چلانا چلائے وہ ہم سے نہیں نیز فرماتے ہیں کہ جو سر منڈائے کپڑے پھاڑے نوحہ کرے میں اُس سے بری ہوں کیا یہ جائے تعجب نہیں کہ جب اسلام میں نوحہ کرتے منہ پر پانچے مارنے وغیرہ وغیرہ پر ایسی وعیدات شدیدہ آئی ہیں پھر بھی مسلمان ان امور کے مرتکب ہیں۔ مسلمانوں کو سوچنا چاہیئے کہ اس سے کیا فائدہ کیا بے صبری سے گئی ہوئی چیز واپس آئے گی۔ ہرگز نہیں مگر مولےٰ تبارک وتعالیٰ کا ثواب جائے گا وہ ثواب کہ لاکھوں جانوں کی قیمت سے اعلیٰ ہے تو کیا مقتضا عقل ہے کہ کوئی ہوئی چیز ملے بھی نہیں اور ایسی عظیم ملتی ہوئی دولت ہاتھ سے کھوئی جائے۔ صابروں کو اجر حساب سے نہ دیا جائے گا بلکہ بے حساب یہاں تک کہ جنہوں نے صبر نہیں کیا تھا وہ روز قیامت تمنا کریں گے کہ کاش اُن کے گوشت قینچیوں سے کترے جاتے اور یہ ثواب پاتے۔

غسل میت و تجہیز و تکفین سب مطابق سنت ہونا چاہیئے جیسا کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیئے۔ پڑوسیوں۔ دوست احباب کو اطلاع کر دی جائے کہ نمازیوں کی کثرت ہو گی۔

غسل میّت کا طریقہ

جس تختہ پر نہلانا منظور ہو اُس کے گرد کسی چیز میں خوشبو لگا کر سات بار پھرائیں پھر میّت کو اس پر اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا جس طرح آسان ہو پھر نہلانے والا جو قریبی رشتہ دار ہو یا اور کوئی پرہیزگار شخص جو نہلانا جانتا ہو با طہارت اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر میّت کو پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے کسی کپڑے یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں مسوڑھوں ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں سر اور داڑھی کے بال گل خیرو سے دھوئیں پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر یونہی کریں اور بیری کے پتے نہ ہوں تو خالص نیم گرم پانی بہائیں پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر اُس کے بدن کو کسی کپڑے سے پونچھ دیں ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض اور تین مرتبہ سنت ہے جہاں غسل دیں مستحب ہے کہ پردہ کرلیں کہ سوائے نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ

نہ دیکھے۔ میت کے نہلانے کے وقت نہلانے والا اگر کوئی خوبی میت
کی دیکھے اُسے ظاہر کرے اور اگر کوئی برائی دیکھے اُسے ظاہر کرنے سے
باز رہے۔ نہلانے والے کے پاس خوشبو سلگانا سنت ہے مرد کو مرد
اور عورت کو عورت نہلائے ہاں چھوٹے بچے کو مرد و عورت دونوں
میں سے ہر ایک نہلا سکتا ہے غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب
ہوں سب ایک ہی غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔ میت کی داڑھی۔ یا
سر کے بالوں میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مونڈنا یا
کترنا یا اُکھاڑنا ناجائز ہے۔ میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھنا
چاہیئے سینہ پر نہ رکھیں۔ گھڑے اور بدھنے جیسا کہ عوام میں رواج ہے
کورے ہونا لازمی نہیں گھر کے استعمالی گھڑے اور لوٹے بھی استعمال
ہو سکتے ہیں۔ گھڑے اور لوٹوں کو بعد غسل توڑنا حرام ہے کہ اضاعت
مال ہے اول تو وہ ناپاک نہیں ہوتے اور ہو بھی جائیں تو اُن کو
پاک کر لینا چاہیے۔ گھڑے اور بدھنے مسجد میں اس نیت سے رکھنا
کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اس کا ثواب مُردے کو تو یہ بہتر ہے۔

تشریح کفن

مرد کے لیے سنت یہ ہے کہ لفافہ۔ ازار۔ قمیص اور عورت کے
لیے تینوں یہ اور دو اور یعنی اوڑھنی سینہ بند دیئے جائیں۔ لفافہ یعنی

چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ
دونوں طرف باندھ سکیں۔ ازار یعنی تہبند سر سے قدم تک یعنی لفافہ
سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لیے زیادہ تھا۔ قمیص جس کو کفنی کہتے
ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے اور یہ آگے پیچھے دونوں طرف برابر
ہو چاک اور آستین اس میں نہ ہوں مرد وعورت کی کفنی میں فرق
ہے مرد کی کفنی مونڈھے پہ چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف۔
اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہیئے یعنی ڈیڑھ گز۔ سینہ بند پستان
سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو کفن اچھا دینا چاہیئے۔
کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے۔

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں پھر کفن یوں
بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور
کفنی پہنائیں اور داڑھی میں خوشبو اور مواضع سجود یعنی ماتھے۔ ناک
ہاتھ۔ گھٹنے۔ قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند۔ پہلے بائیں جانب
سے پھر داہنی جانب سے لپیٹیں پھر اسی طرح لفافہ لپیٹ کر سر اور
پاؤں باندھ دیں۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

عورت کو کفنی پہنا کر اُس کے سر کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اُس کا طول نصف پشت سے سینہ تک ہے اور عرض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے زندگی کی طرح اُڑھانا بیجا ہے پھر بدستور ازار اور لفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند لائے پستان سے ران تک لا کر باندھ دیں مرد کے جسم پر ایسی خوشبو لگانا جس میں زعفران شامل ہونا جائز ہے۔

جنازہ لے چلنے کا طریقہ

جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پائنتیں پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتیں۔ جنازہ لے چلنے میں چارپائی کو ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے چھوٹے بچے کو ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلنے میں حرج نہیں یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں پر لیتے رہیں۔ جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میّت

جھٹکا لگے۔ ساتھ جانے والوں کو افضل ہے کہ جنازے کے پیچھے پیدل چلیں۔ جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بلا ضرورت کھڑا نہ رہے۔ جنازہ ایسا رکھیں کہ داہنی کروٹ قبلہ کو ہو۔

نماز جنازہ کا طریقہ

نیت نماز کرے یعنی یوں کہہ کر نیت کرتا ہوں میں نماز جنازہ کی نماز واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دعا واسطے میت کے پیچھے امام کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میت اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دعا کرے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اور اگر میت نابالغ ہو تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا ذُخْرًا وَاَجْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا اگر لڑکی ہو تو بجائے اِجْعَلْهُ اِجْعَلْهَا کہے اور شَافِعًا وَمُشَفَّعًا کی جگہ شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً اور بہتر ہے

کہ وہ سب دعائیں پڑھے جو رسالہ وصایہ شریف میں درج ہیں پھر
بغیر ہاتھ اُٹھائے اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیر دے۔ سلام میں میت اور
فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے۔ نماز جنازہ میں تین صفیں
ہونا بہتر ہے ولی اگر نماز خود نہ پڑھائے تو دوسرے کو اجازت دے۔

قبر و دفن کا بیان

قبر کی لمبائی میت کے قد کی برابر اور چوڑائی آدھے قد کی اور
گہرائی کم سے کم نصف قد کی ہو اور بہتر یہ ہے کہ گہرائی بھی قد برابر
ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔ قبر کے اُس حصہ میں کہ میت کے
جسم سے قریب ہے پکی اینٹ نہ لگانا چاہیئے۔ جنازہ قبر سے قبلہ کی طرف
رکھا جائے۔ عورت کا جنازہ محارم اُتاریں قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قبر میں آہستگی سے اُتاریں۔ قبر میں
وہی دعا پڑھ کر دہنی کروٹ پر لٹائیں اور پیچھے نرم مٹی کا پشتارہ
لگا دیں اور منہ قبلہ کو کریں قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول
دیں اور اب تختے سر کی طرف سے دے کر قبر کو بند کر دیں تختوں
میں جھری وغیرہ ہو تو ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں۔ عورت کا جنازہ
ہو تو قبر میں اُتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے
چھپائے رکھیں اور عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔ جب تک قبر

تیار ہو۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ عُبَيْدَكَ هٰذَا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ بِجَاهِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پڑھتے رہیں
تختے لگانے کے بعد مٹی دی جائے مستحب ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں
ہاتھوں سے مٹی ڈالیں پہلی بار مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ
تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى کہیں پھر قبر میں تختوں پر مٹی پھاوڑے
وغیرہ سے ڈالیں ہاتھ سے جو مٹی لگی ہو اُسے جھاڑ دیں۔ قبر ایک بالشت
اونچی ڈھالو اونٹ کے کوہان کی طرح نکلی ہوئی مٹی سے بنائیں۔ قبر
پر پانی چھڑکنا بہتر ہے بعد تیاری قبر پر سرہانے الٓمّٓ تا مفلحون پائنتی
اٰمن الرسول تا آخر سورہ پڑھی جائے قبر پر اذان کہی جائے پھر سب
واپس آئیں اور ملقن مواجہ میں کھڑے ہو کر تین بار پیچھے ہٹ ہٹ
کر یوں تلقین کرے یا فلاں بن فلاں پھر کہے اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ
الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا۔

قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے۔

ایصالِ ثواب

حدیثوں سے ثابت ہے کہ نیک اعمال کا ثواب مُردوں کو پہنچتا

ہے اور حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ ثواب پاکر خوش ہوتا ہے اور ثواب پانے کا منتظر رہتا ہے قرآن شریف کلمہ شریف پڑھنا ثواب پہنچانا اچھی بات ہے۔ فاتحہ بہیئت مروّجہ کہ کھانا سامنے رکھ کر درود و قرآن شریف پڑھ کر ثواب اس کا میت کو پہنچانا اور کھانا محتاجوں کو تقسیم کرنا جائز و مستحسن ہے۔ سوئم۔ دہم۔ چہلم۔ سہ ماہی وششماہی وسالیانہ یعنی برسی کی فاتحہ مروّجہ ایصالِ ثواب ہے اور یہ کافہ اہلسنت وجماعت کے نزدیک مرغوب ہے تعین وقت میں بھی حرج نہیں کہ دن کی خصوصیت بھی مصالح عرفیہ و شرعیہ کی بناء پر ہے ہاں یہ سمجھنا کہ ثواب تیسرے یا دسویں یا چالیسویں دن ہی پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم تو یہ غلط ہے نیز شادی کیسے تکلفات عمدہ عمدہ فرش بچھانا بھی بیجا ہے سوئم میں چنوں کا وزن شرعاً کچھ مقرر نہیں نہ چنوں کا ہونا لازمی۔ سوا لاکھ کلمہ شریف کے شمار کے واسطے کوئی چیز ہو ہاں چنوں کے ہونے اور بانٹنے میں بھی برائی نہیں چنوں کا مروجہ وزن اسی تعداد کے پورا کرنے کے واسطے مقرر کر لیا گیا ہے۔ سوئم۔ دہم۔ چہلم وغیرہ کو منع کرنا اپنی طرف سے ناروا کہنا ہے اور خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا ہے۔ ایصال ثواب سے انکار نہ کرے گا۔ مگر بے عقل اور علم حدیث سے ناواقف فی زمانہ سوئم۔ دہم۔ چہلم وغیرہ

ہیں عوام الناس شل شادی بیاہ کے اعزا اقربا و احبا کی بلحاظ اس کے
کہ وہ غنی نہ ہوں دعوتیں کرتے ہیں اور یہ فعل مذموم و نامحمود ہے
جو کچھ بھی تقسیم ہو غربا و مساکین کو دیا جائے کہ وہی اس کے مستحق ہیں
غربا و مساکین کو جھڑک دینا نہایت بُرا ہے۔ بزرگانِ دین
رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی فاتحہ کی شیرینی وغیرہ کا لینا غنی
و فقیر سب کو درست ہے۔ سوئم میں اعزا و اقربا و احبا کی شرکت
میت کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ہونا چاہیئے نہ کسی دنیاوی
مصلحت کی بنا پر کلمہ شریف چنوں یا کسی اور شئے پر اس طرح
پڑھا جائے کہ سوا لاکھ کی تعداد پوری ہو جائے محض رسمی طور پر نہ ہو
جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ مٹھی مٹھی بھر چنے ایک ہی مرتبہ میں ڈھیریوں
میں ڈال دیئے جاتے ہیں اور یوں تعداد معین پوری نہیں ہوتی
اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔

فاتحہ

فاتحہ دینا امر مستحب و مستحسن ہے جس کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ
سات بار درود شریف ایک بار الحمد شریف ایک بار آیۃ الکرسی سات
بار قل ہو اللہ شریف پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس پڑھنے اور
کھانے وغیرہ کا ثواب میت کو اس طرح پہنچانا چاہیئے کہ اے مولیٰ

تبارک و تعالیٰ جو کچھ میں نے صحیح پڑھا ہے اُس کا ثواب اور کھانے وغیرہ کا ثواب اپنے کرم کے موافق نہ میرے عمل کے لائق حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں پہنچ کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے آبا و اجداد و احباب و مریدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک کے تمام مومنین اور فلاں میّت کو پہنچے۔

میّت کو جو اشیاء زمانہ حیات میں مرغوب تھیں اُن پر فاتحہ دے کر مساکین کو تقسیم کرنا زیادہ مناسب ہے۔ مسلمانوں میں یہ عام رواج ہو گیا ہے کہ میّت کے عزیز و اقارب اُس کے گھر جا کر اُس کے ورثا کو اپنے کھانے پینے کے اخراجات سے زیر بار کرتے ہیں یہ نہایت مذموم ہے وہ تو خود اپنے عزیز کی جدائی کے غم سے پریشان ہوتا ہے اُدھر اخراجات کا بار پڑتا ہے اکثر اوقات قرض لینے کی نوبت ہوتی ہے۔ شادی و غمی کے اخراجات مشہور ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ میّت کے گھر جا کر اُس کے ورثاء کا ہرگز ہرگز نہ کھائیں بلکہ اپنا صرف کر کے کھائیں پیئیں۔

---

(۱۱) عُرس شریف

عُرس کے معنے شادی ہیں چونکہ اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موت نہیں بلکہ حیات ابدی ہے اور وہ اپنے مقصود حقیقی کو پاتے ہیں لہٰذا جو خوشی اُن کو وقت مرگ ہوتی ہے اُس کا اندازہ کچھ وہی کر سکتے ہیں جو ان درجات عالیہ تک پہنچتے ہیں اسی لیے اُن کے یوم وفات کو عرس سے موسوم کیا گیا عرس کا کرنا بلاشبہ شرعاً جائز ہے خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے محبوبوں کے ذکر شریف۔ درود خوانی، قرآن خوانی باعث برکت ہیں اور اس ذکر شریف کے واسطے آرائش و زیبائش کرنا، مسلمانوں کو بلانا وغیرہ امور مستحسن ہیں جس کا ذکر میلاد شریف میں ہو چکا ہے مزارات پر چادر چڑھانا۔ نعت اقدس، منقبت پڑھتے ہوئے لانا۔ گاگر لانا۔ صندل شریف کا اُٹھانا۔ خرقہ پوشی کی رسم ادا کرنا اور آخر دن پر قل شریف کا ہونا یہ سب امور بھی بلاشبہ جائز اور بعض تو مستحسن ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضر ہونا ہر مسلمان کے واسطے فلاح دارین ہے۔ مختلف بلاد کے مشائخ کرام و علماء عظام کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوتا ہے پیر و مرشد

تبارک وتعالٰے جو کچھ میں نے صحیح پڑھا ہے اُس کا ثواب اور کھانے وغیرہ کا ثواب اپنے کرم کے موافق نہ میرے عمل کے لائق حضور پُر نور صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں پہنچ کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰے عنہ اور اُن کے آبا و اجداد و احباب و مریدین رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک کے تمام مومنین اور فلاں میت کو پہنچے۔

میت کو جو اشیاء زمانہ حیات میں مرغوب تھیں اُن پر فاتحہ دے کر مساکین کو تقسیم کرنا زیادہ مناسب ہے۔ مسلمانوں میں یہ عام رواج ہو گیا ہے کہ میت کے عزیز و اقارب اُس کے گھر جا کر اُس کے ورثا کو اپنے کھانے پینے کے اخراجات سے زیر بار کرتے ہیں یہ نہایت مذموم ہے وہ تو خود اپنے عزیز کی جدائی کے غم سے پریشان ہوتا ہے ادھر اخراجات کا بار پڑتا ہے اکثر اوقات قرض لینے کی نوبت ہوتی ہے۔ شادی و غمی کے اخراجات مشہور ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ میت کے گھر جا کر اُس کے ورثاء کا ہرگز ہرگز نہ کھائیں بلکہ اپنا صرف کر کے کھائیں پیئیں۔

(۱۱) عُرس شریف

عُرس کے معنے شادی ہیں چونکہ اولیائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موت نہیں بلکہ حیات ابدی ہے اور وہ اپنے مقصود حقیقی کو پاتے ہیں لہٰذا جو خوشی اُن کو وقت مرگ ہوتی ہے اُس کا اندازہ کچھ وہی کر سکتے ہیں جو ان درجات عالیہ تک پہنچتے ہیں اسی لیے اُن کے یوم وفات کو عُرس سے موسوم کیا گیا عُرس کا کرنا بلاشبہ شرعاً جائز ہے خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور اُن کے محبوبوں کے ذکر شریف۔ درود خوانی، قرآن خوانی باعث برکت ہیں اور اس ذکر شریف کے واسطے آرائش و زیبائش کرنا، مسلمانوں کو بلانا وغیرہ امور مستحسن ہیں جن کا ذکر میلاد شریف میں ہو چکا ہے مزارات پر چادر چڑھانا۔ نعت اقدس، منقبت پڑھتے ہوئے لانا۔ گاگر لانا۔ صندل شریف کا اُٹھانا، خرقہ پوشی کی رسم ادا کرنا اور آخر دن پر قل شریف کا ہونا یہ سب امور بھی بلاشبہ جائز اور بعض تو مستحسن ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اولیاء کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے مزارات پر حاضر ہونا ہر مسلمان کے واسطے فلاح دارین ہے۔ مختلف بلاد کے مشائخ کرام و علماء عظام کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوتا ہے پیر و مُرشد

کی تلاش کرنے والوں کی با آسانی آرزو پوری ہوتی ہے۔ حیف صد حیف
کہ اس زمانہ میں اعراس کو میلہ بنا لیا گیا ہے۔ رنڈیوں کا ناچ ہوتا ہے
ڈھولکی طبلہ کھڑکتا ہے۔ ہارمونیم بجتا ہے۔ اور طرہ یہ کہ ان افعال کا جائز
بلکہ قرب الی اللہ کا وسیلہ سمجھا جاتا ہے۔ منع کرنے والوں پر لعن طعن
کی جاتی ہے عوام تو عوام اچھے خاصے پڑھے لکھے بلکہ سجادگان درگاہ ان
بلاؤں میں مبتلا نظر آتے ہیں سماع مع مزامیر کے سننے سے انہیں پرہیز
نہیں ہوتا بلکہ شوق ہوتا ہے حالانکہ مزامیر حرام قطعی ہیں مخبر صادق عالم
ما کان وما یکون صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے آج سے تیرہ سو برس
پیشتر فرما دیا تھا لیکونن فی امتی اقوام یحلون الحر والحریر والمعارف یعنی ایک
زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ عورتوں کی شرمگاہ (زنا) ریشم اور باجوں
کو حلال سمجھیں گے۔ للہ انصاف کیا عرس کا نام ہے۔ حاشا وکلا عرس
کی خلاف شرع رسمیں ضرور قابل ترک ہیں۔ کاش سجادہ صاحبان اپنی
توجہ اس طرف مبذول کریں اور درگاہ رب العزۃ سے اجر عظیم پائیں
حضور پُر نور مرشد برحق امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیحضرت
عظیم البرکۃ جناب حاجی قاری مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں صاحب
بریلوی قدس سرہ شریف سے جو بریلی شریف میں حدود شرعیہ کے اندر
رہ کر سالانہ ۲۳-۲۴-۲۵ صفر کو ہوتا ہے مسلمان سبق حاصل کریں
وَبِاللّٰہِ التَوفِیق وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

فقیر عرفان علی قادری رضوی غفرلہ ۲۶ ربیع الاول شریف ۱۳۴۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ حمد الحامدین والشکر للہ شکر الشاکرین فی کل آن وحین والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ سید الاولین والآخرین محمد افضل الحامدین للہ رب العلمین۔ وعلٰے آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین وازواجہ الطاہرات امہات المؤمنین وابنہ الامین المکین الغوث الاعظم وسائر اولیاء امتہ وعلماء ملتہ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ فقیر قادری مصطفےٰ رضا نوری بریلوی غفرلہ المولیٰ العلی القوی نے یہ مبارک رسالہ عرفان ہدایت مطالعہ کیا بفضلہ تعالےٰ ضروری مسائل صحیحہ پر اُسے مشتمل پایا اس وقت ایسی کتاب کی سخت ضرورت تھی۔ مولیٰ عزوجل اس کے مصنف برادر عزیز مولوی شیخ عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری سلمہ اللہ تعالیٰ ونورہ بالنور المعنوی والصوری کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور انہیں اجر عظیم عنایت کرے اور اُن کی یہ اور ساری تصنیفیں قبول فرمائے۔ انہوں نے ادھر توجہ فرمائی اور یہ ضروری کتاب تالیف فرمائی والحمد للہ رب العالمین

فقیر مصطفےٰ رضا قادری نوری عفی عنہ ۳ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ